Sharing Ideas

تبادلہِ خیالات

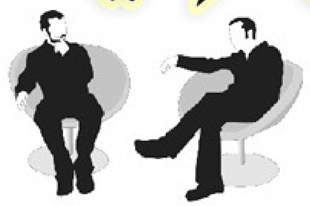

دینِ عیسائیت میں تصورِ وحی کیا ہے؟

What Is Christianity's Concept of the Inspiration of Scripture?

علامہ جوہر

اسلام علیکم، احسان صاحب

والیکم اسلام جوہر صاحب، کیا حال چال ہیں؟

علامہ احسان

الحمد اللہ اورآپ سُنایئے کیسے مزاج ہیں آپ کے؟

علامہ جوہر

بالکل خُداوند کا شُکر ہے۔

علامہ احسان

جی اورسُنایئے آپ کا مطالعہ کیسے آگے بڑھ رہا ہے؟

علامہ جوہر

جی مطالعہ توآگے بڑھ رہا ہے لیکن ایک سوال میں آپ سے کرنا چاہ رہا ہوں آج۔

علامہ احسان

جی ضرُور، فرمایئے

علامہ جوہر

سوال یہ ہے کہ اگر آپ بتا سکیں کہ آپ کا نظریہ الہام جو ہے وہ کیا ہے؟ کیونکہ میں سوچ رہا تھا کہ یہی وہ مسئلہ ہے کہ اگر ہم اِس کو اچھی طرح سے سمجھ جائیں تو قُرآن پاک میں جِس طرح وحی کا نظریہ ہم اسلام میں مانتے ہیں اور آپ لوگ جو مانتے ہیں تو اُس میں مُجھے نہیں لگتا کہ واضع طورپہ کوئی فرق ہے۔

علامہ احسان

جی ہاں یہ صحیح ہے

علامہ جوہر

اور اگر آپ اِسی پر آج روشنی ڈالیں کہ آپ کا نظریہ الہام کیا ہے؟ تو شاید مُجھے اِنجیل کے پیغام کو سمجھنے میں آسانی ہو جائے۔

علامہ احسان

آپ نے بہت ہی اچھا کیا، کم ازکم اِس سے ایک فائدہ تو ضرُور ہوگا کہ ہماری گُفتگُو کے دوران باربار سوال حائل ہوتے تھے وہ نہیں ہونگے اور اِس طرح سے میں آپ کو واضع طورپر بتا سکوں گا۔

سب سے پہلے میں آپ کی خِدمت میں یہ پیش کرنا چاہتا ہوں کہ جب ہم وحی یا الہام کا لفظ اِستعمال کرتے ہیں تو ہماری مُراد یہ ہوتی ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے کِسی نہ کِسی ذریعے سے کِسی اِنسان تک اپنا پیغام پہنچایا کہ وہ پیغام اورلوگوں تک پہنچا دِیا جائے، یہاں رہتے ہوئے ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ کِس طرح سے مُمکِن ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جو کے لا محدود ذات ہے اپنے کلام کو محدود الفاظ میں پہنچائے اِس مسئلہ سے عودا براں ہونے کے لئے تمام لوگوں نے اپنی اپنی طرف سے کوشِشیں کی اورظاہر ہے کہ اسلام کے علماء کرام نے بھی اِس پر کافی روشنی ڈالی اورخاص طورپر اُس دورمیں جب کہ عِلم کلام کا زورتھا جب کے یونانی فلسفہ سامنے آیا اورکُچھ اعتراضات سامنے آئے تو اُنہوں نے اِس کو کُچھ واضع طورپربیان کرنے کی کوشِش کی۔ میں آپ کے سامنے چند علماء کرام کا تذکرہ کرنا

چاہتا ہوں جِن کا کہ اگرچہ اِنتقال ہوچُکا ہے لیکن یہ حقیقت ہے کہ وہ مستند علما ہیں اور وہ اتھارٹی سمجھے جاتے تھے سب سے پہلے میں آپ کے سامنے "۔۔۔۔۔۔ اکبر" کا نام لیتا ہوں یہ وہ کِتاب ہے جو کے جنام نعمان بن صادِق اِمام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا یا رحمتہ اللہ علیہ آپ جیسے بھی کہنا چاہیں اُن کی طرف منسُوب کی گئی ہے کُچھ علما کا خیال ہے کہ یہ اُنہی کی اپنی تصنیف ہے اورکُچھ کا خیال ہے کہ یہ اُن کی اپنی تصنیف نہیں ہے بہرحال اِس بات سے قطع نظریہ بات اپنی جگہ ہے کہ یہ ایک مستند کِتاب ہے۔ اِس کِتاب میں صفہ نو سے لیکرصفہ دس تک اورپھرصفہ بارہ پراِس بات پربحث ہے کہ قُرآن مجید کی حقیقت کیا ہے کلام اللہ کی حیثیت سے؟ میرے سامنے اِس وقت وہ نُسخہ رکھا ہے جو کہ نُورمحمد اساحول مطابے کارخانہ تِجارتِ کُتب آرام باغ کراچی نے شائع کیا۔ اِس نسخہ کے صفہ دس اورصفہ بارہ پریہ عبارت باربارآتی ہے کہ اللہ کاکلام غیرمخلُوق ہے پھراُسی "۔۔۔۔۔۔ اکبر" پرعلامہ ابوالمُنتحا نے ایک تفسیر لِکھی اوریہ بھی نُورمحمد اساحول مطابے والوں نے شائع کی اِنیس سو اِکتھر میں، اِس تفسیرکےصفہ گیارہ کے حاشیہ میں علامہ ابوالمُنتحا صاحب لِکھتے ہیں کہ اُس کاکلام ازلی ہے ابدی ہے وہ بدلتا نہیں اُس میں کوئی تبدیلی واقع نہیں ہوتی، پھراُسی پر "۔۔۔۔۔۔ اکبر" علامہ مُولا علی اکاری نے ایک تفسیرلِکھی تھی اوریہ بھی نُورمحمد اساحول مطابے والوں نے شائع کی، اِس تفسیرکےصفہ اُنتیس سےصفہ چونتیس پراورپھرصفہ اڑتیس پراِسی مسئلے کوزیربحث لایا گیا ہے اوراِسی عبارت کی تشریح اورتفسیرکی گئی ہے پھراُس کے علاوہ عقائد کی ایک مشہورکِتاب ہے جِس کا نام عقائدِ نسقیہ ہے، نُورمحمد اساحول مطابے کا نُسخہ اُس کاصفہ دوسوبیس اُس کے اُوپریُوں لِکھا ہوا ہے کہ قُرآن جوکہ اللہ کاکلام ہے غیرمخلوق ہے پھرعلامہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نے اِس عقائدِ نسقیہ پرایک شرع لِکھی اوروہ شرع بھی نورمحمد والوں نے شائع کی اُس کے صفہ ستاون سے صفہ باسٹھ تک اِس موضوع پہ گُفتگُو ہے ایک اورکِتاب جِس کا نام احسن الفوائد ہے اُس کے صفہ ایک سو ستانوے سے صفہ ایک سو اٹھانوے تک اُس حدیث کا تذکرہ ہے جِس میں یہ کہا گیا ہے کہ اللہ کاکلام یعنی

قُرآن مجید غیر مخلُوق ہے اوریہ کہ جو اُسے مخلُوق کہے وہ کافِر ہے، یہ وہ حوالے ہیں جو میں آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں اورجِس میں مختصراً یہ کہا گیا ہے کہ اللہ کا کلام غیر مخلُوق ہے۔ میرا خیال ہے احسان صاحب کہ آپ زیادہ بورنہیں ہونگے بلکہ آپ زیادہ توجہ سے سُن رہے ہونگے کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مُجھے بات ذرا لمبی چوڑی کرنا پڑرہی ہے لیکن اگرآپ پُوری توجہ دیں تو اِنشا اللہ بات سمجھ میں آ جائے گی۔

علامہ جوہر

میں آپ کی بات بڑے غورسے سُن رہا ہوں، آپ اِطمینان رکھیں۔

علامہ احسان

شُکریہ

یہاں پر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہاں پر باربارکیوں کہا گیا ہے کہ اللہ کا کلام غیر مخلُوق ہے؟ اگرآپ کے سامنے اِس کا پس منظر ہو تو آپ کو معلُوم ہوگا کہ یُونانی فلسفی جو اعتراض پیش کر رہے تھے کہ اگرآپ یہ کہیں کہ اللہ کا کلام مخلُوق ہے تو ظاہر ہے کہ کلام کرنا اللہ کی ایک صِفت ہے اور اگر یہ صفت مخلُوق ہے تو یہ ایک ایسا وقت ہوگا جب خُدا کلام نہیں کرتا ہوگا اگر یہ صِفت اُس میں بعد میں پیدا ہوئی تو ظاہر ہے کہ صِفت ازلی نہیں تو ازلی نہ ہونے کی وجہ سے آپ اِس کا اعتبار نہیں کرسکتے اور ایک ایسا وقت تھا کہ خُدا میں یہ صِفت نہیں پائی جاتی تھی اورخُدا کیونکہ ازلی ہے اوراُس کی ایک صفت اگر غیرازلی مان لی جائے اوروہ تمام صِفات کا مجموع ہے تو غیر ازلی صِفات کا مجمُوع خُود غیر ازلی ہوگا آپ کِس طرح سے کہہ سکتے ہیں کہ وہ ازل سے ابد تک ہے۔ ظاہر ہے کہ اِس کے جواب میں یہی کہنا پڑا کہ اللہ کا کلام جو ہے وہ غیر مخلُوق ہے کیونکہ اِس صورت میں ہمارے سامنے صِرف ایک مسئلہ حل ہوجاتا ہے اوروہ یہ ہے کہ اگر خُدا کا کلام غیر مخلُوق ہے تو وہ ازلی بھی ہے اور وہ ابدی بھی ہے اوراُس میں کوئی تبدیلی واقِع نہیں ہوتی۔ اِسی کی طرف علامہ ابوالمُنتحا نے اشارہ کیا اور کہا کہ اُس کا کلام ازلی ہے ابدی ہے اُس میں کوئی تغیر واقِع نہیں ہوتا اُس میں

کوئی تبدُل پیدا نہیں ہوتا۔ یہاں پر آپ دیکھتے ہیں کہ ایک طرف یہ مُشکل تھی کہ اللہ کے کلام کو غیر مخلُوق مان لِیا جائے تو کیا اُس صورت میں یہ کہا جائے گا کہ خُدا کا کلام خالِق ہے اگر آپ اُس کو بھی خالِق مان لیں اور خُدا کو بھی خالِق مان لیں تو دو خالِق پیدا ہو جاتے ہیں جو کے توحید کے سرا سر مُنافِق ہے۔ دُوسری طرف مُشکل یہ تھی کہ اگر آپ کہیں کہ اُس کا کلام غیر مخلُوق نہیں بلکہ مخلُوق ہے، اُس کے کلام کو فنا ہے اور جب اُس کی صِفت کو فنا ہے تو ظاہر ہے کہ جِس کی صِفت ہے اُس کو بھی فنا ہوگا اِن مُشکلات سے عودہ براں ہونے کے لئے کہا یہ گیا کہ خُدا کا کلام خالِق تو نہیں ہے لیکن غیر مخلُوق ہے وہ مخلُوق بھی نہیں ہے یہ وہ مسئلہ تھا جِس سے عودہ براں ہونے کی کوشِش کی گئی۔ لیکن یہاں پر بار بار یہ کہا گیا کہ ---عربی--- اور اِس بات پر اِن تفاسیر میں اچھی طرح زور دِیا گیا ہے کہ وہ قُرآن مجید جو کے حرُوف کی صُورت میں آپ کے سامنے ہے جو کاغذ پر لِکھا ہوا ہے وہ غیر مخلُوق ہے، جی نہیں جو اللہ کا کلام ہے وہ غیر مخلُوق ہے البطہ جب آپ اُسے حرُوف کی میں اور اسواق کی صُورت میں کاغذ پر لاتے ہیں تو وہ غیر مخلُوق نہیں رہتا، میں جانتا ہوں کہ اِس سلسلہ میں کُچھ لوگ بہت ایکسٹریم پر چلے گئے یہاں تک کہ کُچھ ----- نے یہ کہا کہ نہ صرف قُرآن مجید غیر مخلُوق ہے، اُس کا کاغذ غیر مخلُوق ہے، اُس کی جِلد غیر مخلُوق ہے، اُس کا غِلاف غیر مخلُوق ہے اِس کا تذکرہ آپ کو---- میں مِلتا ہے۔ یہاں پر یہ وہ ایک مسئلہ ہے جِس پر کے بار بار گُفتگُو کی جا رہی ہے، یہاں پر عودہ براں اِس بات سے ہوا جا رہا ہے کہ اگر اللہ کے کلام کو ہم مخلُوق مان لیں تو اللہ تبارک وتعالیٰ سے ہمیں ہاتھ دھونے پڑتے ہیں ہمیں اُس کے کلام کو غیر مخلُوق ہی ماننا پڑے گا اور آپ تو احسان صاحب اِس بات کو جانتے ہیں کہ جنابِ مسیح کو قُرآن مجید میں کلام اللہ کہا گیا ہے، وہ کلمتہ اللہ ہیں کہ وہ اللہ کا کلام ہیں میں اُس کی طرف بعد میں آؤں گا لیکن پہلے ہم اِس طرف آتے ہیں کہ جب یہ اللہ کا کلام غیر مخلُوق ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ اِسے کِسی اِنسان کے پاس بھیجتے ہیں تو ظاہر ہے کہ محدُود اِنسان کے پاس آکر وہ کلام محدُود ہو جاتا ہے اِس محدُود ہو جانے کی وجہ سے جِن

مُشکِلات کا ہمیں سامنا کرنا پڑتا ہے وہ آپ کے سامنے ہیں کہ ہم کِس طرح سے مان لیں کہ خُدا کا کلام جو غیر مخلُوق اور لا محدُود ہے وہ محدُود ہو گیا ہے ظاہر ہے کہ جب ہم اِس پر غور کرتے ہیں تو کُچھ اور اُلجھن پیدا ہوتی ہے لیکن ہم یہ ضرُور مانتے ہیں کہ خُدا وقتاً فوقتاً مُختلِف انبیا کے ذریعے سے یہ کلام کرتا رہا اور آپ بھی میرے ساتھ اِس پہ متفِق ہیں کہ اِسلام کا بھی یہی نظریہ ہے لیکن یہاں پر ایک مُشکل جو باقی رہتی ہے وہ یہ ہے کہ آخِر خُدا کا کلام جب تک محدُود رہے گا اُس کا کِس طرح سے ایک لا محدُود خُدا سے تعلُق رہے گا؟ اور اگر وہ لا محدُود کلام ہو تو محدُود اِنسان کی سمجھ میں کیسے آ سکتا ہے؟ اِس کے لئے کو ایسا وسیلہ ضرُوری ہے کہ وہ محدُود اور لا محدُود بیک وقت ہو، اِس کی طرف جب ہم غور کرنے کی کوشِش کرتے ہیں تو ہمیں کُچھ اور مُشکلات سے سابقہ پڑتا ہے یہاں پر ایک مُشکل یہ ہے کہ اگر ہم خُدا کے کلام کو لا محدُود مان لیں تو ظاہر ہے کہ خُدا خُود لا محدُود ہے اور دو لا محدُود ایک ساتھ نہیں سما سکتے اگر ہم خُدا کے کلام کو محدُود مانتے ہیں تو یہ مُشکِل ہے کہ وہ محدُود ہونے کی وجہ سے ۔۔۔۔۔ ہو جاتا ہے اِس مُشکل کا جواب جہاں تک میں سجھتا ہوں میری نظر سے کہیں نہیں گُذرا۔ مُختلِف علماء کرام نے اِس مسئلہ پر گُفتگُو کی، اِس پر بحث کی لیکن وہ مُشکلات میں اُلجھ کر رہ گئے۔ میرا خیال ہے کہ آپ بھی اُن کی اِن مُشکِلات کو سامنے رکھ کے سوچیں گے کہ کم ازکم اُنہوں نے کوشِش تو بہت کی کہ ہمیں یہ سمجھایا جائے لیکن اُنہیں کُچھ مُشکلات کا سامنہ کرنا پڑ رہا تھا۔

علامہ جوہر

جی ہاں یہ بات تو ہے۔

علامہ احسان

تو اِنہیں مُشکِلات کو سامنے رکھتے ہوئے جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ بائبل کا تصوّر کیا ہے تو آپ یہ دیکھیں گے کہ کِس طرح سے اِتنی مُشکِلات کو واضع طور پر حل کر دِیا گیا ہے۔ یہاں پر ایک بات ہمیں ذہن میں رکھنا ہے کہ یہ خُدا کا کلام غیر مخلُوق ہے دُوسری بات ہمیں

ذہن میں یہ بھی رکھنا ہے کہ یہ خُدا کا کلام خُدا سے الگ بھی ہے کیونکہ اگر وہ خُدا سے الگ نہیں ہے تو اُس صُورت میں یہ ماننا پڑے گا کے پُورا کا پُورا خُدا کِسی نبی پر اُتر گیا تو لہٰذا یہ دونوں باتیں زہن میں رکھنا ہیں کہ خُدا کا کلام یا کلام اللہ غیر مخلُوق ہے اور خُدا سے الگ ہے لیکن اُس میں وہ تمام صِفات موجُود ہیں جو کہ خُدا میں موجُود ہیں۔ اِس مُشکل کو بائبل میں اِس طرح سے حل کیا گیا ہے کہ پہلے تو ہمیں وہ تمام پروسیس بتایا گیا ہے، یہ بتایا گیا ہے کہ مُختلف اوقات میں اللہ تبارک و تعالیٰ کیا کرتے رہے ہیں؟ عبرانیوں کے خط کی پہلی چند آیات میں خلاصتاً یُوں بیان کیا گیا ہے کہ خُدا نے مُختلِف زمانوں میں، مُختلِف طریقوں سے، مُختلِف انبیا کے ذریعے سے کلام کِیا اور اِس زمانہ کے آخِر میں اُس نے ہم سے اپنے بیٹے کے ذریعے سے کلام کِیا جو اُس کی ذات کا نقش اور پرتاوُ ہے۔ یہاں پر یہ بتایا گیا کہ پہلے اللہ تبارک و تعالیٰ نے کِس طرح سے کلام کِیا اور آخِر میں اپنے بیٹے کے ذریعے سے کلام کِیا اور یہ کلام اِسی لِئے آخری کلام ہے، اِسی لِئے مُکمل کلام ہے کہ یہ اُس ذات کے ذریعے سے ہوا جو اِس کی ذات کا نقش اور پرتاوُ ہے۔ دُوسری جگہ اِس کو یُوں واضع کِیا گیا ہے یُوحنّا کی اِنجیل کے پہلے باب کی پہلی آیات میں اور یہ کہا گیا کہ اِبتدا میں کلام تھا، کلام خُدا کے ساتھ تھا اور کلام خُدا تھا۔ اب یہاں پر دیکھتے ہیں کہ وہ مُشکِلات جِن کا عُلماء اِسلام کو سامنہ کرنا پڑا تھا کہ کِس طرح سے بیک وقت یہ مان لیں کہ کلام خُدا سے الگ بھی ہے لیکن خُدا بھی ہے اُس کا جواب بائبل میں یہ موجُود ہے کہ جب تک آپ کلام کو الفاظ کی صُورت میں مانتے رہیں گے اُس وقت تک یہ مُشکِل حل نہیں ہوسکتی لیکِن جب آپ اِس کلام کو ایک ذات کی صُورت میں مان لیں تو یہ مُشکِل حل ہوسکتی ہے کہ وہ اپنی ۔۔۔۔۔ جو کہ کلام اللہ ہے وہ مُجسّم ہو کر اِنسانوں کے درمیان رہا اور ایسی صُورت میں کہ وہ اِنسانوں کے درمِیان رہا تو وہ مُجسّم ہی تھا وہ خُدا بھی تھا اور اِس کے ساتھ ساتھ اُس نے وہ مُشکلات بھی حل کر دیں کہ کِس طرِح سے وہ کلام اللہ ہو کے وہ لوگوں کے درمِیان رہ سکتا ہے خُدا سے الگ بھی ہو لیکِن اُس کے باوجُود وہ خُدا بھی ہو۔ یہاں پر میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ کے ذہن میں کوئی سوال اُٹھ رہا

ہے اور جہاں تک میں محسوس کر سکتا ہوں، میں شاید کوشِش کر کے دیکھتا ہوں کہ آپ کے ذہن میں یہی سوال ہے یا کوئی اور، آپ شاید یہ سوچ رہے ہونگے کہ ایسی صُورت میں اُس اِنجیل کا کیا ہوا جو حضرتِ عیسیٰ علیہ اسلام پر نازِل ہوئی تھی؟ کیونکہ یُوں تو کلام اللہ پہ کلام نازِل ہونے لگا۔ کیا آپ اِسی کے بارے میں سوچ رہے ہیں یا کوئی اور سوال آپ کے ذہن میں جنم لے رہا ہے آپ کُچھ وضاحت فرمائیں گے۔

علامہ جوہر

میں بالکُل یہی کہہ رہا تھا کہ کِس طریقے سے آپ یہ کہتے ہیں کہ یہ اِنجیل جو ہے وہ اصلی اِنجیل ہے جب آپ نظریہ اِلہام کا ذِکر کر رہے تھے، میں آپ کی بات بڑے غور سے سُن رہا تھا تو کم ازکم اِسلام میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ وہ قُرآن ہے جو رسُول اکرم پر اُترا ہے کیا آپ بھی یہ دعویٰ کر سکتے ہیں کہ آپ کے پاس بھی وہی اِنجیل ہے جو حضرت عیسیٰ پر اُتری تھی؟ میں تو یہی دیکھتا ہوں کہ جیسے آپ نے تھوڑی دیر پہلے ذکر کیا کہ یُوحنّا کی اِنجیل، متّی کی اِنجیل، مرقس کی اِنجیل، لُوقا کی اِنجیل تو وہ اِنجیل بھی تو پیش کیجیئے جو حضرت عیسیٰ پر اُتری تھی جو کہ حضرت عیسیٰ کی اِنجیل ہے؟

علامہ احسان

میرا خیال صحیح نِکلا کہ آپ اِسی بارے میں سوچ رہے تھے کیونکہ عام طورپر یہ سوال اُٹھتا ہے، یہاں پر آپ کی خِدمت میں عرض یہ ہے کہ جب ہم یہ مانتے ہیں کہ جنابِ مسیح کلام اللہ ہیں اور وہ اللہ کا کلام ہیں اور وہ مُجسّم کلام ہیں تو ایسی صُورت میں ہمارے لئے یہ ماننا قعطاً نامُمکِن ہے کہ اُس کلام پر بھی کوئی اور کلام نازِل ہوتا ہو بلکہ ایسی صُورت میں ہم یہ کہتے ہیں کہ اُن پر کوئی وہی کے اوقات مُقرّر نہیں، یہ نہیں ہے کہ کُچھ اوقات میں وحی نازِل ہوتی ہو اور کُچھ اوقات میں وحی نازِل نہ ہوتی ہو بلکہ جنابِ مسیح نے جو کُچھ بھی کہا اور جب بھی کہا کیونکہ وہ خُود کلام اللہ تھے اِس لئے وہ سب کا سب کلام اللہ ہے۔ ہم یہ قعطاً نہیں مانتے کہ جنابِ مسیح پر اُوپر سے اِنجیل نام کو کوئی کِتاب نازِل ہوئی بلکہ ہم یہ مانتے ہیں کہ

اِنجیل یہ نہیں کہ جنابِ مسیح نے یہ بتایا ہو کے یہ کرو اور وہ نہ کرو بلکہ جو کُچھ جنابِ مسیح نے اپنی ذات کے ذریعے سے کیا وہی اِنجیل اور خُوشخبری ہے۔ جب ہم کفارہ کے موضوع پر گُفتگُو کریں گے اُس وقت آپ کو معلُوم ہوگا کہ ہم اِنجیل سے مُراد یہ کِتاب نہیں لیتے بلکہ ہماری اِنجیل سے مُراد بُنیادی طورپر یہ ہوتی ہے کہ یہ خُوشخبری یہ اچھی خبر کہ جنابِ مسیح نے ہماری خاطر جان دی۔ اِس لئے آپ دیکھتے ہیں کہ جب ہم یہ مانتے ہیں کہ جو کُچھ مسیح نے کہا وہ تمام کلام اللہ ہے یہ اِنجیل جو متّی کی اِنجیل، مرقس کی اِنجیل، لُوقا کی اِنجیل، یُوحنّا کی اِنجیل اِس کو آپ یُوں سمجھ لیجیئے کہ یہ وہ ریکارڈ ہے جنابِ مسیح کے اقوال کا اور اُن کی زندگی کا اور جِس کے ذریعے سے ہم اصلی کلام اللہ کو پہچان سکتے ہیں۔ ہمارے نزدِیک بُنیادی طورپر کلام اللہ جنابِ مسیح ہیں اور بائبل اُس کے بعد ثانوی حیثیت رکھتی ہے۔ ہم بائبل کے ذریعے سے جنابِ مسیح کو پہچانتے ہیں جو کہ اصلی خُدا کا کلام اور اُقنومِ ثانی ہے اور ایسی صُورت میں آپ کا مُجھ سے یہ کہنا کہ جناب وہ اِنجیل کہاں ہے جو حضرتِ عیسیٰ علیہ اسلام پر نازِل ہوئی اور آپ دیکھتے ہیں کہ اِس چیز کے ہم قائل بھی نہیں ہو سکتے تو یہ سوال ہم سے نہیں کیا جا سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ جنابِ مسیح نے اپنی زِندگی میں جو کُچھ کیا اور جو کُچھ کہا وہ تمام کا تمام کلام اللہ ہے تو تب ہی یُوحنّا کو اپنی اِنجِیل کے آخِر میں یہ لِکھنا پڑا کہ مَیں نے یہ مُختصراً بیان کِیا ہے اور اگر وہ تمام باتیں میں درج کرنے لگ جاتا جو جنابِ مسیح نے کیں تو دُنیا میں اُن کے لئے قعطاً کوئی جگہ نہ ہوتی اور یہ اِس چیز کی طرف اِشارہ تھا کہ جیسے اگر آپ یہ ذِکر کرنا چاہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کائنات کے شُروع سے لیکر اب تک اور ابد تک کیا کریں گے اِسکا ذِکر کرنا چاہیں تو دُنیا میں قعطاً ایسی کوئی گُنجایش نہیں، اِسی کی طرف قُرآن مجید میں یہ اِشارہ کِیا گیا ہے کہ اگر خُدا کے کلام کو آپ سِکھنے بَیٹھیں اور تمام درخت جو ہیں وہ قلم بنا دِیئے جائیں اور تمام سمندر جو ہیں وہ روشنائی بنا دِیئے جائیں تو اُسکے کلِمات نہیں لِکھے جاسکتے، اِسی چیز کی طرف اِشارہ جنابِ یُوحنّا نے کِیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ جب آپ کے سامنے یہ واضع ہوگیا ہے کہ ہمارا نظریہِ

اِلہام کیا ہے اورکِس حد تک آپ ہم سے مُتفِق ہیں اور کہاں ہم آپ سے مُختلِف ہیں بلکہ مُجھے یُوں کہنا چاہیئے کہ جہاں آپ کے ہاں کُچھ تشنگی پائی جاتی اوراُس تشنگی کو یہاں پُورا کیا گیا ہے توکیا آپ کے دِل میں یہ خواہِش ہے کہ اَیسا کلام ہو جو غیرمخلوق ہو، خُدا سے الگ بھی ہو لیکن ہم اُس کو یہ بھی مانے کہ صاحب یہ نہیں مان سکتے کہ وہ خُدا بھی ہے تو یہاں پرآپ کی یہ خواہِش پُوری کردی گئی ہے۔آپ کے سامنے ایک اَیسا نظریہ ہے کہ جِس سے اگر آپ مُتفِق ہونا چاہیں تو مُتفِق ہوسکتے ہیں،آپ مُتفِق نہ ہونا چاہیں آپ کی اپنی مرضی ہے لیکن میں نےآپ کے سامنے یہ اِظہارکردِیا کہ ہم کیا اورکیوں مانتے ہیں؟آگے آپ کی مرضی۔

علامہ جوہر

بہت بہت مہربانی میں اِن باتوں پر غورکرونگا۔ کیونکہ ہمارا نظریہ تو واضع ہے، میں پہلے عرض کرچُکا ہوں کہ ہم تواِس بات پرپُختہ یقِین رکھتے ہیں کہ بذریعہ وحی جوکُچھ فِرشتہ کی معرفت نبیِ کریم نے فرمایا وہ لفظ بہ لفظ لِکھا گیا اوراِسی طریقہ سے وہ اِنسانوں تک پہنچا تو نبی کے زمانے میں نبی کے ذریعے سے نبی کے وسیلے سے وہ پیغام لوگوں تک آیا اوراُسی کو ہم اِلہامی کلام مانتے ہیں۔

علامہ احسان

جی ہاں یہ بات صحیح ہے، اِس سِلسلہ میں ایک اوربات عرض کردُوں اوروہ یہ کہ آپ نے صحیح کہا کہ وہ کلام جونبی پرنازِل ہوتا ہے وہی الہامی ہوتا، مُجھے بہت خُوشی ہوئی لیکن آپ یہ سمجھے کوشِش کریں کہ اگرمیں آپ کو ایک خط لِکھوں اوراُس میں میں اپنے بارے میں کُچھ بیان کرُوں توآپ کومیری ذات کے بارے میں کُچھ نہ کُچھ معلُوم ہوگا، اگرمیں اپنے کُچھ دوستوں کے ذریعے آپ کوکُچھ کہلاوا کے بھیجوں اوروہ میرے بارے میں اپنی رائے کا اِظہارکریں توآپ میری ذات کے بارے میں کُچھ اورجانیں گے لیکن جب میں خُودآپ کے سامنے حاضِرہو جاؤں اورآپ سے گُفتگُوکرُوں تواِس سے زِیادہ بڑھ کرمکاشفہ میری ذات کا نہیں ہوسکتا۔ یہ تو صحیح ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنا کلام مُختلِف انبیا پربھیجتے رہے تو

اپنی ذات کا مُکاشفہ کرتے رہے لیکن سب سے بڑھ کر مُکاشفہ وہ تھا جو کہ مسیح کی ذات میں وہ ہوا کہ جب خُدا نے مسیح میں ہوکر اپنے آپ کو ظاہر کیا، یہ وہ مُکاشفہ ہے جو کہ سب سے بہترین مُکاشفہ ہے۔ بہرحال یہ میرا اِیمان ہے اور آپ اِس کے بارے میں جو کُچھ سوچیں اگر اگلی مُلاقات میں آپ اُسکا اِظہار کریں تو بہتر اور اگر آپ نہ کرنا چاہیں تو آپ کی مرضی۔

علامہ جوہر

اچھّا جی مہربانی تھنک یو

علامہ احسان

خُدا حافِظ

علامہ جوہر